تنویر الابصار
بنور نبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام
امام المناظرین شرف العلماء علامہ ابو الحسنات
محمد اشرف سیالوی زید مجدہم
اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ (المائدہ:۱۵)

تنویر الابصار بنور النبی المختار

علیہ صلوات الابرار

مصنف

اشرف العلماء شیخ الحدیث علامہ اشرف سیالوی

اس کتاب میں فاضل مصنف نے مسئلہ نورانیتِ مصطفیٰ علیہ وسلم کو دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے۔ قرآن وسنت اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ منکرین نورانیتِ مصطفیٰ علیہ وسلم کے ایک نمائندہ عالم سے مباحثہ کی روئیداد بھی شامل کتاب ہے

ناشر

مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ (جہلم)

0321-7641096,0544-630177

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	تنویر الابصار بنور النبی المختار
مصنف	اشرف العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی
تزئین واہتمام	محمد ناصر الہاشمی
اشاعت باراول	جنوری2003ء
اشاعت باردوم	ستمبر2005ء
اشاعت بارسوم	مارچ2008ء
اشاعت بارچہارم	مارچ2011ء
تعداد	1100
قیمت	

ملنے کے پتے

-مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ (جہلم)-

E.mail:ahlusunnapublication@gmail.com

0321-7641096,0544-630177

-جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا 048-37246095-

-بزم شیخ الاسلام جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ (جہلم)-

0322-5850951,0544-633881

تعارف مصنف زید مجدہ العالی

پیدائش:

۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء کو ضلع جھنگ کے ایک دیہات غوثیوالہ میں، والد گرامی جناب فتح محمد صاحب مرید حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین علیہ الرحمہ

تعلیم وبیعت:

جامعہ محمدی شریف، پپلاں، چھ ماہ مرولہ شریف، ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں استاذ العلماء ملک المدرسین حضرت علامہ الحاج عطا محمد بندیالوی نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساڑھے تین سال تک گولڑہ شریف، سیال شریف اور بندیال شریف میں کسب فیض کیا۔ ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء میں حضرت شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دورۂ قرآن پاک میں شریک ہوئے۔ اسی سال ماہ شوال میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کی خدمت میں جامعہ رضویہ حاضر ہوکر درس حدیث لیا اور سند فراغت حاصل کی۔ سیال شریف قیام کے دوران شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ سے ھدایۃ النحو اور دیگر کتب کا درس لیا اور آپ کی روحانی توجہات سے مستفیض ہوئے۔ اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

تدریس اور تلامذہ:

شوال ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء میں تدریس کا آغاز۔ دوسال دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں، دوسال جامعہ نعیمیہ لاہور، پانچ سال سلانوالی، ایک سال رکن الاسلام حیدرآباد میں پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۱ء سے ۲۰۰۰ء تک مسلسل دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں درس دیا۔ ۲۰۰۰ء سے تاحال جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا میں محو تدریس ہیں۔

ہم پر تو اتباع رسول صلے اللہ علیہ وسلم لازم ہے اور اتباع صحابہ کرام نہ کہ کسی مولوی کے
بے لگام عقل کی غلامی اور پیروی لہٰذا ان کو اپنی عقل کی غلامی مبارک اور اللہ کرے ہمیں
غلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نصیب رہے۔

کیا احادیث نورانیت میں نور سے مراد روح نبوی ہے؟

⑤ رحمانی صاحب نے یہاں نور بمعنے روح کر دیا ہے۔ یہاں بھی چند امور قابل غور ہیں؛

(ا) حقیقت انسانی روح ہے اور بدن محض اس کے لیے مثل لباس کے ہے،
لہٰذا جب روح مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت آدم علیہ السلام سے مقدم
ہونا تسلیم کر لیا گیا تو بھی ہمارے مدعا میں کوئی خلل لازم نہیں آتا کیونکہ روح جوہر
مجرد ہے اور حقیقتاً تمام صفات کمال کا موصوف بالذات وہی ہے، لہٰذا
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جملہ کمالات یعنے نبوت اور خاتم النبیین
ہونے کا منصب و دیگر کمالات کا ثبوت خارج اور واقع میں ثابت ہو گیا۔

مولوی حسین احمد مدنی صاحب شہاب الثاقب صـ ۴۵ پر رقمطراز
ہیں:

"حقیقت انسان روح ہے اور بدن روح کے واسطے مثل آستین اور
غلاف کے ہے اگر پھاڑ ڈالا جائے تو (صلحاء اور محبوبان) کچھ پرواہ نہیں
کرتے"

امداد المشتاق میں اشرف علی تھانوی صاحب نے حضرت حاجی امداد اللہ

صاحب کا یہی ارشاد نقل کیا ہے۔ صـ ۱۰۳

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی نے امام غزالی کے حوالے سے اشعۃ اللمعات
جلد سوم صـ ۶۸۳ پر فرمایا:

"حقیقت انسان عبارت است از روح مجرد و نفس ناطقہ وے
و بدن آلہ است کہ می رساند دیدن او یا ادراک آن حقیقت"

(انسان کی حقیقت اس کا روح مجرد اور نفس ناطقہ ہے اور بدن محض آلہ
ہے جس کا دیکھنا اس حقیقت کے ادراک تک پہنچاتا ہے۔)

قاسم نانوتوی صاحب رسالہ جمال قاسمی میں صفحہ ۱ پر رقمطراز ہیں:

"روح حیات اور صفات حیات یعنے وہ صفات جو حیات پر موقوف
ہیں مثل سمع و بصر اصلی اور ذاتی ہیں یعنے یہ صفات روح سے صادر ہوتی ہیں
اور عالم اسباب میں اس کے حق میں خانہ زاد ہیں اور جسم کی حیات اور صفات
مذکورہ عرض ہیں یعنے عطاء روح ہیں روح سے صادر ہو کہ اس پر واقع ہوتی
ہیں۔"

الغرض جب حقیقت انسان روح ٹھہری اور جملہ کمالات کا معدن و
سرچشمہ بھی وہی ٹھہری اور اس کا تقدم آدم علیہ السلام پر بلکہ جملہ مخلوق پر ثابت
ہو گیا تو آپ کی حقیقت کا مقدم ہونا بھی ثابت ہو گیا اور یہ دعویٰ کہ بیٹا باپ
سے پہلے کیونکر ہو سکتا ہے اپنی زبان سے باطل کر دیا اور ثابت کر دیا کہ آپ
بحیثیت روح مجرد کے صرف حضرت آدم علیہ السلام سے نہیں بلکہ جملہ عالم
سے مقدم ہیں۔

(ب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس وجود کو نور سے تعبیر کیا کہیں:
نور نبیک من نورہ فرمایا، کہیں اول ما خلق اللہ نوری